"خون کا پرسہ"

ھدیہ

میں ہدیہ کرتا ہوں ۔معدن علم اللہ۔مخزنِ اسرار اللہ۔احدی الکبر۔لیلتہ القدر۔ جناب بی بی سیدہ بنت مصطفیٰ کو جو صرف مولاحسینؑ کے پرسے سے راضی ہوتی ہے۔

السلام علیک یا ثاراللہ

آپؑ پر سلام اے اللہ کے خونِ پاک

(زیارت مطلقہ امام حسینؑ۔مفاتیح صفحہ۷۸۳)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الحمد اللہ تعالی کی۔ جو وحدانیت کا رب ہے ۔ اور درود و سلام محمدؐ وآل محمدؐ پر۔جو ۱۴ (چودہ) ہونے کے باوجود "واحدؐ" ہیں ۔

ایک زمانہ تھا کہ اہل تشیع اپنے رسول اکرمؐ اورانکیؐ پاک آلؑ کی عظمت وفضیلت کواوران ؑسے محبت کرنالازم ہے کو۔یہ بات غیروں سے منواتے تھے۔مگرآج ہمیں اپنے ہی مومن بھائیوں کو محمدؐوآل محمدؐ سے متعلق چیزوں کے بارے میں سمجھاناپڑرہاہے۔آج شیعہ امامؑ سے محبت کرنے کی دلیل مانگتاہے۔ان سے محبت کرنے کی حدمقررکررہاہے۔عزاداری کوفی الحال گریہ اورسینہ زنی تک محدود

کررہاہے۔اور اہلبیتؑ کی محبت میں خون بہانے (قمہ زنی اورزنجیرزنی وغیرہ) کوحرام اور باطل قرار دے رہاہے۔کیا اللہ تعالیٰ و رسول اکرمؐ اورائمہ معصومینؑ ۔'' امامؑ اورانکےؑ اہلبیتؑ کی محبت میں خون بہانے کوجائزقرار دیتے ہیں یانہیں۔؟'' کیاامامؑ کی محبت میں کسی نے خون بہایا ۔؟ اسکے بارے میں قرآن وحدیث سے سوال کرتے ہیں ۔؟

بسم اللہ الرحمان الرحیم

فما بکت علیھم السما والارض

'' انکی بربادی پر نہ تو آسمان رویا اور نہ زمین روئی ''

(سورہ دخان۔آیت۔۲۹)

تفسیر :

تفسیرقمی میں مرقوم ہے کہ امیرالمومنین علی صلوات اللہ علیھم تشریف فرما تھے۔اتنے میں ایک دشمن خدا اوردشمن رسولؐ کا گزرہوا۔اسے دیکھ کریہ آیت پڑھی۔''انکی بربادی پرنہ آسمان رویا اورنہ زمین روئی اور۔نہ ہی انھیں کوئی مہلت دی گئی۔''

پھرکچھ دیربعدامام حسینؑ کا وہاں سے گزرہواتو آپؑ نے فرمایا۔اسؑ پرآسمان روئے گااور زمین روئے گی۔پھرفرمایا۔آسمان یاتو یحییٰ بن زکریاؑ پرروئے یاحسین بن علیؑ پرروئے۔

(تفسیر برھان۔جلد۷۔صفحہ۱۶۳۔تفسیرنورالثقلین جلد۔۷۔صفحہ۵۷۶۔تفسیرقمی جلد۲۔صفحہ۲۶۵)

حدیث :

۱۔ بہت سی صحیح اورمعتبر حدیثوں میں حضرت امام محمد باقرؑ اورامام جعفرصادقؑ سے منقول ہے کہ :۔

''جس طرح حضرت یحییٰؑ سے پہلے کسی کا نام یحییٰؑ نہیں رکھا گیا۔اسی طرح امام حسینؑ سے پہلے کسی کا

نام حسینؑ نہیں ہوا۔اورناقہ صالحؑ کا پے کرنے والا بھی زنا زادہ تھا۔حضرت یحییٰؑ اور حضرت امیر المومنینؑ اورامام حسینؑ کے شہید کرنے والے بھی ولدالزنا تھا۔اور پیغمبرؐ اوران کی اولادؑ کے قتل کرنے والے زنازادے ہی ہوتے ہیں۔اورآسمان وزمین سوائے حضرت یحییٰؑ اورامام حسینؑ کے کسی کے لئے نہیں روئے۔آفتاب اُنؑ پررویا اوراس کارونا یہ تھا کہ سُرخ نکلتا تھا اورسُرخ غروب ہوتا تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ آسمان سے خون کا ترشح ہوتا تھا۔"کہ اگر سفید کپڑا اہوا میں پھیلا دیا جاتا تھا تو وہ خون سے سُرخ ہو جاتا تھا۔"اور جو پتھر کہ زمین سے اٹھایا جاتا تھا۔اُس کے نیچے سے خون جوش مارتا تھا۔"

(قصص الانبیاءؑ۔اردوترجمہ۔صفحہ ۶۹۷۔علامہ مجلسیؒ۔)

۲۔ امالی طوسی میں سالم ابن جعدہ سے مروی ہے کہ :۔

ایک مرتبہ حضرت میکائیلؑ اللہ تعالی سے اجازت لے کر رسول اکرمؐ کے پاس آئے۔اور کہا کہ قبلہؐ۔میرے پاس مقتل حسینؑ کی کچھ خاک ہے اسے اپنے پاس رکھ لیں۔"جب یہ خاک خون ہو جائے "۔ تو یہ شہادتِ حضرت حسینؑ کی علامت ہوگی۔

آپؐ نے وہ خاک میکائیل سے لے کر حضرت ام سلمیٰؑ کو دے دی۔اور فرمایا اسے محفوظ رکھنا۔یہ تجھے شہادت حسینؑ کی اطلاع دے گی۔

(امالی طوسی۔دمعۃ الساکبہ جلد ۲۔صفحہ ۷۰)

۳۔شیخ صدوق نے اپنی مشہور زمانہ کتاب امالی میں مفضل سے روایت کی ہے کہ۔امام جعفر صادقؑ نے اپنےؑ والدؑ بزرگوار (امام باقرؑ) سے روایت نقل کی ہے:۔

جب حضرت امام حسنؑ مسموم (زہر دیا گیا) تھے۔تو ایک روز حضرت امام حسینؑ اپنے بھائی امام حسنؑ کے پاس آئے۔جب امام حسینؑ کی نگاہ اپنے بھائیؑ کے چہرہ انور پر پڑی تو آپؑ بیساختہ رو پڑے۔

امام حسنؑ نے پوچھا : حسینؑ یہ گریہ کیسا۔؟

امام حسینؑ نے فرمایا : ''میں آپ کے مصائب وآلام دیکھ کر رورہا ہوں۔''

امام حسنؑ نے فرمایا : مجھ پر تو اس زہر کا اثر ہے جوانھوں نے مجھے کھلایا ہے۔

امام حسنؑ نے فرمایا : لیکن اے اباعبداللہؑ ! ''آپ کے دن کے طرح کوئی دن سخت نہیں ہے۔ کہ ہزاروں افراد آپ کا محاصرہ کریں گے۔ جبکہ ان کا دعویٰ ہوگا کہ وہ ہمارے ناناؐ کی امت میں سے ہیں۔ وہ اپنی نسبت اسلام کی طرف دیں گے۔ وہ تجھ ایسے امامؑ کو قتل کرکے۔ خون بہانے۔ تیری حرمت کی ہتک کرنے۔ تیرےؑ بچوںؑ کو اسیر کرنے اور تیرےؑ مال ومطاع کو لوٹنے پر جمع ہو جائیں گے۔ اسوقت اللہ تعالی بنی امیہ پر لعنت بھیجے گا۔''آسمان سے خون کی بارش اور راکھ برسائے گا۔'' آپکےؑ مصائب وآلام پر ہر شے گریہ کناں ہوگی۔''یہاں تک کہ صحراؤں میں حیوان۔ ہوا میں پرندے اور پانی میں مچھلیاں بھی خون کے آنسو روئیں گی۔''

(۔اللہوف۔ سید ابن طاؤس۔ استاد علامہ حلی۔ صفحہ۔۴۰۔۴۱۔ دمعتہ الساکبہ جلد۔۲۔ صفحہ۸۷)

تبصرہ :

کسی کی بربادی پر نہ آسمان روتا ہے۔ اور نہ زمین روتی ہے۔ اگر آسمان اور زمین روئے تو صرف حضرت یحییٰؑ اور امام حسینؑ پر روئے۔ حضرت یحییٰؑ کے بارے میں سرکار صادقؑ فرماتے ہیں کہ۔'' اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ حضرت یحییٰؑ جو اللہ کی حجت اور معصوم نبیؑ تھے۔ انؑ کو بیدردی سے قتل کر کے ان کا سر قوم کی بدترین اور فاحشہ عورت کو تحفہ میں دیا گیا''۔ (مناقب ابن شہر آشوب) مگر امام حسینؑ کو لاکھوں ولدالزنا یزیدیوں نے بھوکا پیاسا پردیس میں بڑی بیدردی سے قتل کر دیا۔ اور انکےؑ ساتھ بیٹےؑ ، بھائیؑ ، بھتیجےؑ ، بھانجےؑ اور سارے دوستؑ اور انصارؑ قتل کردئے گئے۔ انؑ کے گھروں کو لوٹا گیا۔ اور خیموں کو آگ لگادی گئی۔ ہائے وہ مولا حسینؑ کی کیسی بربادی تھی کہ۔ جسؑ پر

آسمان و زمین۔مٹی۔حیوان۔پرندے مچھلیاں۔سورج۔سمندراور ہوائیں پانی (آنسو) نہیں بلکہ خون روئے۔ یہ سب امامؑ کی محبت میں اوران ؑ کی مظلومیت پر خون بہا رہے ہیں۔خون رونا ان سب کی فطرت اور جبلت میں نہیں ہے۔سوائے اللہ تعالی کے کوئی فطرت نہیں بدل سکتا۔یعنی اللہ ان سے خون کا پرسہ دلوا رہا ہے۔اور کوئی نعوذ باللہ خون کا پرسہ دینے پر (خدا پر) فتویٰ لگا رہا ہے۔؟

کچھ دشمن آل محمدؑ عما قبا کے لباس میں۔ہمارے شیعوں میں داخل ہوتے رہے ہیں۔اور غم ِ مولا حسینؑ سے دور کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔(سات) ۷ صفر کو امام موسی کاظمؑ کے ظہور کا دن ہے۔آج یہ مولوی کہتا ہے کہ اس دن میلاد کرنا چاہئے۔یعنی شیعہ جو (دو) ۲ مہینے اور (آٹھ) ۸ دن سوگ مناتے ہیں۔وہ ۷ صفر کو یعنی ایک مہینے بعد ہی سوگ ختم کردیں۔اوراس بات کی مولوی یہ دلیل دیتا ہے کہ۔مولا علیؑ افضل ہیں امام حسینؑ سے۔جب مولا علیؑ کا چہلم نہیں منایا جاتا کیونکہ ایک ہفتے بعد ہم عید مناتے ہیں۔تو امام حسینؑ کا چہلم نہیں منانا چاہئے۔اوراس مولوی کی بات پر اکثر مومن ایمان بھی لے آئے۔شیعو : ایک طرف تو مولوی یہ کہتا ہے۔؟ اور ۔ایک طرف تمہارے معصوم امامؑ (لسان اللہ) یہ فرماتے ہیں :۔(کس کی بات مانو گے؟)

امام حسین ؑ کی شہادت کی اہمیت کیوں ہے۔

ا۔علل الشرائع میں عبداللہ ہاشمی سے مروی ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ قبلہؑ نبی اکرمؐ کی شہادت سے امام حسینؑ کی شہادت تک ہر شہادت اپنے مقام پر بہت بڑا المیہ ہے۔لیکن آپؑ لوگ سب سے زیادہ اہمیت صرف یوم عاشورہ ہی کو کیوں دیتے ہیں۔اگر میدان جنگ کے شہداء اہم ہوں۔تو پھر جناب حمزہؑ، جناب عبیدہؑ اور جناب جعفرؑ وغیرہ بھی میدان جنگ ہی کے شہداء ہیں۔ان کے ایام شہادت کو اتنی اہمیت کیوں نہیں دی جاتی ؟

آپ نے فرمایا: عبداللہ! امت محمدؐ میں شہداء کی دو اقسام ہیں۔ایک وہ شہداء ہیں جو کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے۔اور ایک وہ ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔اب تو خود ہی بتا۔جو دشمن کے ہاتھ مارا جائے درد اس کا زیادہ ہوتا ہے۔یا جو اپنوں کے ہاتھ مارا جائے اس کا درد زیادہ ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: قبلہ واقعاً آپ کی بات درست ہے جو اپنوں کے ہاتھ سے مارا جائے اس کا درد زیادہ ہوتا ہے۔میں نے عرض کیا:

قبلہ۔" پھر نبی اکرمؐ کا یوم شہادت زیادہ اہم ہونا چاہیے تھا۔"

آپؐ نے فرمایا: عبداللہ! شہادت نبی اکرمؐ کی ہو۔یا دختر نبیؐ کی۔اسی طرح شہادت برادر نبیؐ علیؐ کی ہو یا فرزند نبیؐ حسنؐ کی۔ان افراد کے بعد ایک گونہ سکون واطمینان تھا۔کیوں کہ امت کے پاس پانچ اصحاب کساؐ تھے۔آنحضورؐ کے بعد چارؐ ابھی باقی تھے۔

جناب سیدہؐ کے بعد تین باقی تھے،حضرت علیؐ کے بعد دو باقی تھے،امام حسنؐ کے بعد ایک باقی تھا،اور امام حسینؐ کے بعد تو ہی بتا کون باقی رہ گیا۔امام حسینؐ کی شہادت سے تمام اہل کساء کی یاد مٹ گئی ہے۔

"اس لئے یوم عاشور گویا ایک امام حسینؐ کا یوم شہادت نہیں بلکہ تمام اصحاب کساء کا یوم شہادت ہے"

(اللہوف۔سید ابن طاؤس۔صفحہ۔۴۰۔۴۱۔دمعۃ الساکبہ جلد۔۲۔صفحہ۸۷)

حضرت امام حسینؑ کا چہلم کیوں مناتے ہیں۔؟

۲۔ مجمع البیان میں مرقوم ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

حضرت یحییٰؑ کی شہادت پر آسمان ۴۰ دن تک روتا رہا۔اور امام حسینؐ کی شہادت پر بھی آسمان ۴۰ دن تک روتا رہا۔کسی نے پوچھا؛ مولا آسمان کیسے رویا؟ آپؐ نے فرمایا:۔صبح کے وقت سرخی نمودار ہوتی تھی اور غروب کے وقت بھی سرخی نمودار ہوتی تھی۔

(تفسیر نورالثقلین۔جلد۔۵۔صفحہ۔۳۹۳۔محدث جلیل الشیخ عبد علی الحویزی۔مجمع البیان)

۳۔ کامل الزیارۃ میں زرارہ سے مروی ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا ہے کہ :۔

''شہادت مظلوم کربلا پر آسمان چالیس دن خون برساتا رہا۔ زمین چالیس دن خون اگل کر روئی۔ سورج چالیس دن تک خون کی مانند سرخ گرہن زدہ رہا۔ چالیس دن بے نور ہو کر رویا۔ ملائکہ چالیس دن مظلومی غریب کربلا پر روئے۔ ہماری کسی عورت نے ابن زیاد کا سر آنے تک نہ بالوں میں کنگھی کی۔ اور نہ سیاہ لباس اتارا۔ جو بھی غمِ حسینؑ میں روتا ہے۔ جناب سرورانبیاء اور دختر رسولؑ اسے یہ کہہ کر دعا دیتے ہیں۔ کہ تو نے ہمارے غم کو اپنا غم سمجھا ہے۔ قیامت میں ہر آنکھ اشکبار ہوگی۔ لیکن غم حسینؑ میں رونے والی آنکھ خوش ہوگی۔''

(الدّمعتہ الساکبہ۔ جلد۲ صفحہ۳۴۵۔ آغائے محمد باقر دہدشتی نجفی۔ کامل الزیارۃ۔ ابن بابویہ)

تبصرہ :

ایک بات قابل غور ہے کہ جب امامؑ نے فرمایا کہ۔ جو اپنوں کے ہاتھوں شہید ہو جائے۔ اسکا درد زیادہ ہوتا ہے۔ تو راوی نے کہا کہ۔ رسول اللہؐ کی شہادت زیادہ اہم ہونا چاہئے۔ اسکا کیا مطلب ہے۔؟ کیا اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ۔'' رسول اللہؐ بھی کسی اپنوں کے ہاتھ شہید ہوئے۔؟'' امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ یہ صرف مولا حسینؑ کی شہادت نہیں بلکہ پنجتن پاکؑ کی شہادت ہے۔ یہ رسول اللہؐ کی شہادت ہے۔ یہ مولا علیؑ کا قتل ہے۔ بی بی پاک سیدہؑ کا قتل ہے۔ اور مولا امام حسنؑ کی شہادت ہے۔

۴۰ دن تک آسمان زمین اور سورج خون بہاتے رہے۔ ملائکہ امام حسینؑ کا غم ۴۰ دن تک مناتے رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوق صرف امام حسینؑ نہیں بلکہ پنجتن پاکؑ کے مظلومانہ قتل کا غم ۴۰ دن مناتی رہی۔ اور ان ایام میں خوشی منانے والا۔ اور غم کے ایام کم کرنے والا۔ خدا کا

دوست نہیں ہوسکتا ہے۔ چاہے وہ کتنا بڑا فقیہ و متقی کیوں نہ کہلائے۔؟ آج مولوی غمِ حسینؑ کو ایک مہینے تک محدود کررہا ہے۔ کل کہے گا کہ مولا علیؑ کا سوئم نہیں منایا جاتا۔ تو اس دلیل کی وجہ سے ۳ دن کا غم بھی نہیں منانا چاہیئے۔ پھر عاشور کے دن کیلیئے کوئی نیا فلسفہ لائے گا۔ مگر وہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھول گیا ہے۔ جو اسنے رسول اکرمؐ کے ذریعے بی بی پاک سیدۃ نساء العلمین سے کیا تھا کہ۔ **ایک قوم ہمیشہ رہے گی۔ جو تیرے بیٹے کے عزادار ہونگے۔**

اور وہ قوم جو عزاداران ِ حسینؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ۴۰ دن غم مناتے ہیں۔ جو ۲۰ صفر تک ہوتا ہے۔ ۲۸ صفر کو رسول اللہؐ اور امام حسنؑ کی شہادت ہے۔ اور ۸ ربیع الاول کو ہمارے امام زمانہؑ کے بابا امام حسن عسکریؑ کی شہادت ہے۔ تو یہ سوگ ۸ ربیع الاول تک پہنچ جاتا ہے۔ اسلیئے محمد و آل محمدؐ کے چاہنے والے ان ایام میں غم حسینؑ مناتے ہیں۔

پھر ۹ ربیع الاول سے پہلی محرم تک نیا لباس پہننا۔ شادی بیاہ وغیرہ جیسی تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔ مگر غمِ حسین انکے دل میں ہر وقت رہتا ہے۔ **مولا سجادؑ کے وہ جملے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ کہ جب آپؑ نے فرمایا تھا :۔**

"اے لوگوں : تم میں ایسا کون ہے۔ جو مظلوموںؑ کے شہادت کے بعد خوشی منائے۔ یا کون سا ایسا دل ہے جو نہ تڑپے۔ کون سی آنکھ ہے۔ جو آنسو روک سکے۔ انکیؑ شہادت پر دریا و مچھلیاں۔ درخت و شاخیں۔ سات زمین و آسمان۔ اہل آسمان و مقرب فرشتے۔ سب انؑ پر روئے۔"

(اللہوف۔ ۲۴۵۔ سید ابن طاؤس۔ استاد علامہ حلی)۔

اور اس ظلم پر یہ سب کیوں نہ روئیں۔ مولا امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اپنے ہی مسلمانوں نے۔ اللہ اور رسولؐ کا کلمہ پڑھنے والوں نے۔ اپنے ہی نبیؐ کے دل کے ٹکڑے امام حسینؑ کو شہید کیا۔ جس سے زیادہ دکھ ہوا۔ اور ان قاتلوں کے حامی ۱۴۰۰ سال سے غمِ حسینؑ (عزاداری)

سے روکتے ہیں۔ کیا اللہ رسولؐ اور ائمہ معصومین کو اس سے بھی زیادہ دکھ اور تکلیف نہیں ہوگی کہ۔ آج علیؑ ولی اللہ پڑھنے والے۔ ان کا لباس پہن کر۔ انؐ کے نام سے رزق کھانے والے مولوی۔ ان دشمنوں کی طرح عزادای امامؑ کو روک رہے ہیں۔ اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو شیعہ اور محبان آلِ محمدؐ کہنے والے اپنے امامؑ کی محبت سے زیادہ مولوی کی اطاعت کرتے ہیں۔؟

''امامؑ کے غم میں خون کا پرسہ'' (زنجیرزنی۔قمہ زنی۔وغیرہ)

۱۔ اسیران کوفہ وشام رہائی پا کے مدینہ آئی تو مدینے کے باہر خیمہ زن ہو گئے۔ امام سجادؑ نے بشیر کو شہر بھیجا۔ پھر بشیر نے مدینے والوں سے کہا کہ :۔

امام سجادؑ پھوپھیوںؑ، بہنوںؑ اور دوسری بیویوںؑ کے ساتھ بندِ قید سے آزاد ہو کر مدینہ کے باہر خیمہ زن ہیں۔ میں فرستادۂ امامؑ تمھیں ان کی مظلومانہ آمد کی خبر دینے آیا ہوں۔ تا کہ میں تمھیں انؐ کی منزل کی نشاندہی کروں۔

جب مدینہ کے لوگوں نے یہ خبر سنی۔ تو تمام زن و مرد مدینہ سے نکل آئے۔ کوئی عورت گھر پر نہ رہی اور وہ مستورات جو پردوں میں بیٹھی تھیں۔ انھوں نے یونہی یہ خبر سنی تو وہ ننگے سر گھروں سے باہر نکل آئیں۔ انھوں نے اپنے بالوں کو پریشان کر رکھا تھا اور وہ ناخنوں سے اپنے چہروں کو زخمی کر رہی تھیں اور وہ ہاتھ اپنے چہروں پر مار رہی تھیں۔

(اللھوف۔سید ابن طاؤس۔غم نامہ کربلا ۔ اردو ترجمہ۔صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱۔ہجری۔۶۶۱۔)

۲۔ ہندہ (یزید کی بیوی) کا اپنے سر کا پھوڑ دینا۔

قید خانہ (زندان) میں جب بی بی سیدہ شریکۃ الحسینؑ نے کربلا کی شہادت اور اپنیؑ اسیری کی مصائب و آلام کی سرگزشت سنائی۔ تو ہندہ نے شدت ناراضی میں زمین سے ایک پتھر اٹھاتی ہے۔ ''اور اپنے سر پر مارتی ہے۔ اور چہرے سے خون جاری ہونے لگتا ہے۔'' اور بیہوش ہو جاتی ہیں۔

(خطیب نوک سنان۔صفحہ۔۱۷۳۔مجلس علامہ مرعشی۔نجفی)

۳۔مسلم معمار کہتے ہیں :

میں نے دیکھا کہ کچھ نیزے لائے جارہے ہیں۔اوران نیزوں پر کچھ سر ہیں۔سب سے آگے امام حسینؑ کا سرِ اقدس ہے ۔آپ کا چہرہ چودھویں کے چاند کے مانند تھا۔نیزہ دار اس سر کو دائیں بائیں حرکت دے رہا تھا۔اوراس سے پتہ چل رہا تھا۔

اس وقت حضرت بی بی سیدہ زینب صلوات اللہ علیہ کی نظر امام حسینؑ کے سر پڑی۔آپؑ نے فرطِ غم سے اپنا سرِ اقدس سرِ مہمل (مہمل کی چوب) پردے مارا۔اور آپؑ کے سر سے خون جاری ہوگیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب بی بیؑ کے مہمل نے آگے بڑھنا شروع کیا۔تو میں نے دیکھا کہ جناب سیدہؑ ثانی زہراؑ کا تازہ خون زمین تک جاری ہو چکا ہے۔

(''خطیب نوک سناں۔صفحہ۔۷۹۔۱۰۸۔سید رضا موسوی نائینی''۔''رجال شیخ طوسی۔صفحہ۔۲۲''۔ ''بحارالانوار۔جلد۔۴۵۔ص۔۱۰۸۔۱۰۹۔''''۔مسافرہ شام۔ص۔۱۷۱۔''۔احتجاج طبرسی۔ج۔۱۔ ص۔۲۹۔۳۰۔'')

تبصرہ :

جب اسیرانِ کربلا مدینے پہنچا۔تو سارے مدینے کے مرد اور خواتین نے تھپڑوں کا ماتم کیا۔ناخنوں سے گالوں کو نوچا۔نوچنے سے لازم خون نکلا ہوگا۔اور یہ عمل امام سجادؑ اور امام باقرؑ کے سامنے ہورہا ہے۔یزید کی مومنہ بیوی جناب ہندہ نے شدتِ غم میں سر پر پتھر مار کر خون کا پرسہ دیا۔دو اماموںؑ کی موجودگی میں خون بہایا۔عالمہ غیر معلّمہ۔طینتِ رسولؐ ۔معصومہ و بتولؑ۔جناب بی بی پاک شریکۃ الحسینؑ نے مہمل کی چوب (لکڑی) سے سر ٹکرا کر خون بہایا۔دین کی ملکہ۔شریعت سکھانے والی اپنا خون امامؑ کی محبت میں بہا رہی ہے۔اور یہ عمل دو معصوم امامؑ کے سامنے ہورہا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ۔ کیا شریعت میں ایسا نہیں ہے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حجت کے سامنے کوئی عمل ہو رہا ہو۔ اور معصومؑ اسے نہ روکیں۔۔ تو وہ عمل جائز اور مباح ہے۔؟ کیا یہ بات فقہاء نہیں جانتے۔؟ اللہ کا بنایا ہوا امامؑ منع نہیں کرتا ہے۔ اور لوگوں کا بنایا ہوا خطا کار اور غیر معصوم امام اسے حرام قرار دیتا ہے۔؟ اب پھر یہ سوال ہے کہ جو فقہاء امام معصومؑ کے عمل پر اپنے قول کو ترجیح دے۔ کیا وہ مومن یا مسلمان رہ سکتا ہے۔؟

باب العلمؑ کی زینتؑ۔ عقیلہ بنی ہاشمؑ۔ عالمہ غیر معلّمہؑ۔ معدن نبوتؑ (نبوت کی کان) ۔ محل رسالت (رسالت کا مقام) ۔ جناب بی بی عدیلۃ الحسینؑ۔ جو کربلا سے امام سجادؑ کی صحت تک۔ اور تا حیات مولا سجادؑ کی گوشہ نشینی تک۔ امامت کے سارے کام انجام دیتی رہی ہے۔ (کمال الدین۔۳۴۷۔شیخ صدوق) کیا انھیںؑ یہ نہیں معلوم ہے کہ خون بہانا جائز ہے یا نہیں ہے۔؟

جن کے گھر میں شریعت اتری۔ دین پروان چڑھا۔ وہ خون بہاتے ہیں۔ اور یہ چند کتاب پڑھے ہوئے فقہاء خون بہانے پر یعنی اللہ۔ رسولؐ اور اہلبیتؑ پر فتویٰ لگا رہے ہیں۔۔ اور اپنے آپ کو شیعان علیؑ کہنے والے اور مولا حسینؑ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے۔ ان فقہاء کو روکتے یا ٹوکتے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ مل کر ان ہی کی زبان میں بات کرنے لگ جاتے ہیں۔

اے شیعو : کیا تم اندھی تقلید میں اللہ رسولؐ اور امام معصومؑ کا انکار کر رہے ہو۔ کیا تم کہیں بی بی سیدہ بنت مصطفیٰؐ کا دل تو نہیں دکھا رہے ہو۔؟ جسؑ کی رضا اللہ کی رضا ہے ۔ جسؑ کا غضب اللہ کا غضب ہے۔ کیا تم نے اپنے پیشواوؤں سے کبھی یہ پوچھا کہ۔ امامؑ کی محبت میں خون بہانے کو حرام کیوں قرار دے رہے ہو۔ قرآن کی کس آیت اور کس حدیث کی بنیاد پر اسے باطل کر رہے ہو۔ اگر یہ حرام ہے تو انبیاءؑ اور ائمہ معصومؑ نے کیوں خون بہایا۔؟

”انبیاء نے کربلا میں خون بہایا“

۱۔ حضرت آدمؑ کربلا میں:۔

باغ سے باہر آنے کے بعد جناب آدمؑ اور حواؑ کے مابین جب قدرت نے فراق ڈال دیا۔تو جناب آدمؑ جناب حواؑ کی تلاش میں پھر رہے تھے۔جب سرزمین کربلا میں آئے تو آپؑ کا دل تنگ ہوگیا۔طبیعت مغموم ہوگئی۔جب مقام شہادت پر آئے تو ٹھوکر لگی آپؑ گر گئے۔ اور پاؤں سے خون ٹپک پڑا۔

عرض کیا۔بارالہا کوئی دوسرا ترک اولیٰ تو نہیں ہوا۔پھر کیا وجہ ہے میں گرا کیوں ہوں۔اور میراؑ خون کیوں بہنے لگا ہے۔جبریلؑ نے کہا۔آدمؑ یہ سرزمین کربلا ہے۔یہی جگہ مقتل حسینؑ ہے۔اسی جگہ آپؑ کا فرزند حسینؑ مظلوم اور پیاسا ہی شہید ہوگا۔

جناب آدمؑ نے پوچھا۔میرے حسینؑ پر ظلم کرنے والے کا نام کیا ہوگا ؟

جناب جبریلؑ نے بتایا۔ یزید ہوگا۔

جناب آدمؑ نے چار مرتبہ یزید اور اس کے تمام معاونین پر لعنت کی۔بہتا ہوا خون خودبخود رک گیا۔

(دمعتہ الساکبہ جلد۔۲۔صفحہ۔۵۰۔۔ہجری۔۱۲۵۸)

۲۔ جناب ابراہیمؑ خلیل اللہ کربلا میں:۔

ایک مرتبہ جناب خلیلؑ اپنے کسی سفر میں گھوڑے پر سوار سرزمین کربلا سے گزرے۔جب آپؑ مقام قتل پر آئے۔تو گھوڑے کو ٹھوکر لگی۔

جناب خلیلؑ زمین پر آئے۔سر پر چوٹ لگی۔اور خون بہنے لگا۔

عرض کی۔ بارالہا۔ کیا کوئی ترک اولیٰ ہوا ہے۔

جبریلؑ نے آکر رب جلیل کی طرف سے سلام کے بعد عرض کیا۔ترک اولیٰ نہیں ہوا۔یہ مقتل حسینؑ ہے۔" اس کی یاد میں اس کے نام پر تیرا خون بہایا گیا ہے۔"

ابھی قاتل حسینؑ پر لعنت کرخون رک جائے گا۔اور زخم مندمل ہو جائے گا۔

جناب ابراہیمؑ نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی خون رک گیا۔

(دمعتہ الساکبہ۔جلد۔۲ صفحہ۔۵۳)

تبصرہ :

ہر نبیؑ کو کربلا میں کسی نہ کسی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔(قصص الانبیاء) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکے پیارے اور محبوب مولا حسینؑ کی شہادت اتنی عزیز ہے کہ۔ہر نبیؑ کو مظلوم کربلاؑ کی داستان سنانے کو لازم سمجھا۔مولا حسین کی مجالس اللہ تعالیٰ پڑھتا رہا۔کوئی نبی رویا۔کسی نے ماتم کیا۔کسی نے خون بہایا۔سب سے پہلا مولا حسینؑ کا ذاکر اللہ تعالیٰ ہے۔امام حسینؑ سرکار کی یاد حضرت آدمؑ کے زمانے سے ہی شروع ہو گئی تھی۔اور انؑ کے یاد میں خون بہانے کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہی شروع ہو گئی تھی۔نہ نماز تھی۔نہ روزہ تھا۔نہ حج تھا۔نہ دین تھا۔نہ شریعت تھی۔مگر مولا حسینؑ کی مجلس تھی۔گریہ تھا۔ماتم تھا اور تبراء تھا۔

اور مولوی کہتا ہے کہ ساری رات ماتم کیا اور فجر کی نماز قضا کر دی۔تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔سرکار صادقؑ فرماتے ہیں۔ہمارے ظلم پر آہ بھرنا ''تسبیح'' ہے۔اور ہم پر مظالم کی یاد میں غم ''عبادت'' ہے۔(نفس الھموم۔دمعتہ الساکبہ) جس مظلوم امامؑ کے غم میں ایک آہ تسبیح ہو۔تو اسکا گریہ کیا ہوگا۔اسکا ماتم کیا ہوگا۔اور جسکے دل میں امامؑ کا غم ہے۔کیا وہ ہر وقت۔ہر لمحہ۔حالتِ عبادت میں نہیں ہے۔؟ اور عزادار ساری رات یہ عبادت کرتا رہا۔اور مولوی اسے عبادت سمجھتا ہی نہیں۔مگر خمس لیتے ہوئے کبھی نہیں پوچھتا ہے کہ کوئی نماز تو قضا تو نہیں کی۔؟

یہ عبادت (غمِ مولا حسینؑ) جو نماز سے پہلے موجود تھی۔جسے حضرت آدمؑ نے پڑھی۔فرشتوں

نے پڑھی۔ ہر انبیاء نے یہ عبادت (عزاداری) کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے قاتلِ امام حسینؑ پر تبراء بھی کرایا۔ قاتل پر لعنت (تبراء) بھیجنے سے انبیاء کو شفا بھی ملتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ کے ذریعے مولا حسینؑ کی یاد میں خون بہا رہا ہے۔ یہ خون بہانا اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اسکی سنت ہے۔ اطاعت لازم ہے۔ یہ اللہ کی لازم اور سنت عمل ہمیشہ سے جاری تھی۔ جاری ہے۔ اور جاری رہے گی۔ کیا کسی مولوی کو اختیار ہے کہ اس عمل پر کوئی فتویٰ لگائیں۔؟ لیکن فتوے بھی لگ رہے ہیں اور اکثر مومنین اس پر عمل بھی کر رہے ہیں۔؟

"امام معصومینؑ نے خون بہایا"

امام زمانہؑ کے وکیل و سفیر جناب حسین بن روحؒ نے یہ" زیارت ناحیہ "تعلیم کی ہے۔ اپنے اپنے دور کے بڑے فقیہ اور ذاکرین۔ اپنی مجالس میں اس زیارت میں سے ضرور مصائب پڑھتے ہیں۔

۱۔ زیارتِ ناحیہ میں مولا حسینؑ سے مخاطب ہوکر ہمارے امام زمانہؑ فرماتے ہیں:۔

"اخرتنی الدھور............فلاءً ندبنک ولا صباحاً و مساءً ولا بکین لکَ بدل الدموع دماً۔"

آپ پر سلام یا مولاؑ۔ میں واقعہ شہادت کے موقعہ پر نہیں تھا۔ اسوقت آپکیؑ نصرت سے محروم رہا۔ اور آپکے دشمنوں سے نبرد آزما نہیں ہوسکا۔ مگر اب میں کمال حسرت واندوہ کے ساتھ۔ اور آپ پر ٹوٹنے والے مصائب اور آلام پر۔ رنج و غم کی تپش کے سبب "صبح و شام آنسوؤں کے بدلے خون روتا ہوں۔"

(زیارت ناحیہ۔ صفحہ ۳۰۔)

۲۔ آپکیؑ شہادت پر نوحہ گروں نے آپکےؑ جد امجدؐ کے مزار پر آہ و بکا۔ اور گریہ وزاری ساتھ یوں مرثیہ خوانی کی۔

۳۔ اے اللہ کے رسولؐ!

آپ کا بیٹا ۔ آپکا نواسہ قتل کر ڈالا گیا۔آپ کا گھر لوٹ لیا گیا۔آپ کی ذریت اسیر ہوئی۔آپکی عترت پر بہت بڑی افتاد (ہر قسم کی مصیبتیں) پڑی۔یہ سن کر پیغمبر کو بہت صدمہ ہوا۔ان کے قلبِ تپاں نے خون کے آنسو برسائے ۔

(زیارتِ ناحیہ۔۵۵)

۴۔ اے مولا حسین !

آپ کی مادر گرامی جناب سیدہ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔

ملائکہ قطار اندر قطار آپ کے والد جناب امیر المومنین کے حضور تعزیت کے لئے آئے۔اعلی علیین میں صفِ ماتم بچھ گئی۔حورین اپنے رخساروں پر طمانچے مار مار کر نڈھال ہو گئیں۔آسمان اور آسمانی مخلوق۔جنت وجہنم کے درو دیوار۔بلندیوں اور پستیوں۔سمندروں اور مچھلیوں۔جنت کے خدام اور سکان (جنت کی ہر شے)۔خانہ کعبہ و مقام ابراہیم۔مشعر الحرام اور حل واحرام۔"سب نے مل کر آپ کی مصیبت پر خون کے آنسو بہائے۔"

(زیارتِ ناحیہ۔صفحہ۔۵۶۔۵۷)

(زیارتِ ناحیہ۔ ترجمہ۔حجۃ الاسلام سید حسین مرتضی نقوی۔قم۔ایران۔خراسان بک سینٹر۔کراچی)

حوالہ جات:۔ "بحار الانوار۔چاپ کپانی۔تہران۔ایران۔جلد۔۲۲۔صفحہ۔۱۹۷۔علامہ مجلسی ۔" طبع موسسہء الوفاء۔لبنان۔جلد۔۹۸۔ص۔۳۱۷۔" کتاب المزار۔شیخ جعفر طوسی ۔کتاب اقبال۔سید ابن طاؤس۔وغیرہ وغیرہ)

۵۔ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ :۔

جناب امام سجاد چالیس (۴۰) برس تک شہدائے کربلا کے غم میں " خون کے آنسو " روتے رہے۔

(دمعۃ الساکبہ۔صفحہ۔۳۴۴۔۱۲۸۵۔ہجری)

تبصرہ :

زمانے کا امامؑ آنسوؤں کے بدلے خون روتا ہے۔رسول اللہؐ کا دل خون برساتا ہے۔مولا علیؑ اور بی بی پاک سیدہؑ پر قیامت ٹوٹتی ہے۔حوریں طمانچوں کا ماتم کرتی ہیں۔جنت وجہنم۔کعبہ وحرم۔آسمان و زمین۔بلندیاں اور پستیاں۔اوران سب میں رہنے والے۔یہ سب خون کا پرسہ دے رہے ہیں۔کیا انھوں نے کسی مجتہد کا فتویٰ ڈھونڈا تھا۔کیا مومن کے لئے یہ دلیل کافی نہیں کہ انکا امامِ زمانہؑ صبح و شام خون رورہا ہے۔امام سجادؑ ۴۰ سال خون روئے۔کیا امامؑ عین اللہ نہیں ہیں۔؟ کیا اللہ کی آنکھیں خون نہیں رورہی ہیں۔؟ کیا ان ساری مخلوقات سے خون بہا کر اللہ اپنے غم اور دکھ کا اظہار نہیں کررہا ہے۔؟اے اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت کرنے والو۔مولا حسینؑ کی محبت کا دم بھرنے والو۔ تمہاری غیرت اور حمیت کو کیا ہوگیا ہے۔؟ اللہ اور رسولؐ نے صرف تم سے ایک سوال کیا تھا۔کہ میرے قربیٰؑ سے موودت کرو۔کیا ان قربیٰؑ (اہلبیتؑ) کی محبت سے زیادہ تمہارے نزدیک ایک فقیہ کا فتویٰ زیادہ اہم ہے۔کیا اللہ تعالیٰ۔انبیاءؑ۔ائمہ معصومینؑ۔اہلبیتؑ۔ملائکہ۔جنت وجہنم۔کعبہ وحرم۔سارے حیوان۔آسمان وزمین۔اوران میں رہنے والے۔ہوائیں۔وغیرہ وغیرہ تمہارے مولا حسینؑ کے غم میں خون بہا رہے ہیں۔کیا استغفراللہ یہ خون بہانا جعلی ہے۔؟کیا اسکا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔؟ کیا یہ سب خرافات ہے۔؟ یہ بات پہلے قاتلوں کا عیب چھپانے کے لئے دشمن اہلبیتؑ کیا کرتے تھے۔اور پہلے کے شیعہ اس کا دفاع کرتے تھے۔مگر آج شیعوں کا سب سے بڑا پیشوا تو یہی کہہ رہا ہے۔؟

فلسفہء عزاداری صفحہ ۱۸ تا ۲۰

”قمہ لگانا بھی ان کاموں میں سے ہے جو غلط ہیں۔یہ ایک غلط کام ہے کہ بعض لوگ قمہ ہاتھ میں

لیں۔ اپنے سر پر ماریں اور اپنا خون بہائیں۔ اس کام کا کیا مطلب ہے؟۔ یہ کام کس زاویے سے عزاداری ہے؟۔ یہ کام جعلی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلاشک ان کاموں سے خدا راضی نہیں ہے۔ ہمیں ایسے کام نہیں کرنے چاہئے۔ جن کی وجہ سے بلند و برتر اسلامی معاشرہ یعنی محبّینِ اہلبیتؑ کا معاشرہ جس کا افتخار حضرت ولی عصرؑ ارواحنا فداہ حسینؑ اور امیر المومنین علیؑ کے نامِ مبارک ہیں۔ وہ دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی نظر میں خرافات کا حامل اور بے منطق و شعور معاشرہ قرار پائے۔ ایسے کام نہ کیجئے۔ میں دل سے ان کاموں سے راضی نہیں ہوں۔ اگر کوئی سرِ عام قمہ زنی کرے تو میں قلباً اس سے ناراض ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کام کی بنیاد کیا ہے۔ اور کون سے ہاتھ ان کاموں کو ہمارے اسلامی اور انقلابی معاشروں میں رائج کر رہے ہیں۔"

نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تبصرہ :

ان سب کا خون بہانا اس پیشوا کے نزدیک جعلی ہے۔ اسکا دین سے تعلق نہیں ہے۔ جو مولا حسینؑ کی محبت میں خون بہاتا ہے۔ چاہے وہ اللہ ہو۔ محمد و آل محمدؐ ہوں۔ انبیاء ہوں۔ کعبہ و حرم ہو۔ اور عزادار۔ یہ سب بے منطق اور بے شعور ہے۔ ان سب سے یہ پیشوا قلباً ناراض ہے۔ امام حسینؑ کی زیارت میں یہ جملہ محفوظ ہے۔" اللہ کی لعنت ہے۔ جس نے ظلم کیا۔ اور جس نے سنا اور راضی ہوا۔" یعنی جو کسی کے قتل پر راضی ہوا۔ وہ بھی اس عمل میں شریک ہے۔ یعنی وہ بھی قاتل ہے۔ یہ پیشوا ان مسلمانوں (قاتلوں) سے اتحاد پر تو راضی ہے۔ مگر مظلوم اور مقتول پر خون بہانے کو دل سے ناپسند کرتا ہے۔

قمہ زنی و زنجیر مارنے والے اگلے دن اپنی نوکریوں پر جاتے ہیں۔ ہفتہ دس دن میں بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اگلی شہادت پر پھر خون کا پرسہ دیتے ہیں۔ قمہ زنی اور زنجیر زنی کے جلوسوں میں بے شمار ایسے لوگ ہیں۔ جو بچپن سے خون کا پرسہ دے رہے ہیں۔ ۳۰، ۴۰ سال سے پرسہ دے رہے

ہیں۔مگر خدا کے فضل سے صحتیاب ہیں۔کیا یہ قمہ زنی اور زنجیرزنی حضرت اویس قرنیؑ کے عمل سے بڑی ہے۔جنہوںؑ نے حجت خدا رسول اللہؐ کی محبت میں سارے دانت توڑ دیے ؟۔رسول اللہؐ نے کیوں نہیں فرمایا۔کہ یہ وحشت ہے ۔مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کیلیئے خرافات کا حامل ہے۔بلکہ حضرت اویس قرنیؑ کے بارے میں فرماتے تھے کہ۔مجھےؐ اسؑ سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔

حضرت یعقوبؑ ساری زندگی حجت خدا حضرت یوسفؑ پر روتے ہوئے نابینا ہوگئے۔کیا حضرت یعقوبؑ ایک ہی دفعہ روکر نابینا ہوگئے ۔؟ نہیں۔وہؑ روتے رہے اور انکیؑ بینائی آہستہ آہستہ جاتی رہی۔وہ جانتے تھے کہ وہؑ نابینا ہورہے ہیں۔مگر وہ پھر بھی حجت خدا کی محبت نہیں چھوڑتے۔قمہ زنی کے بعد لوگ بالکل صحتیاب ہوجاتے ہیں۔مگر حضرت یعقوبؑ نے تو اپنی آنکھیں دے دی۔جب قمہ زنی پر اس پیشوا کا دل ناراض ہوتا ہے۔تو حضرت یعقوبؑ اور حضرت اویس قرنیؑ کے عمل پر تو نجانے اس پیشوا کا کیا حال ہوگا؟۔

وہ شیعہ کہاں ہیں۔جو اپنے امامؑ معصومؑ کے متعلق کسی سے بھی کوئی بھی تقصیر(کمی) اور کوئی نقص اور برائی برداشت نہیں کرتے تھے۔چاہے کوئی بھی ہو۔چاہے اسکے والدین ہوں۔چاہے اسلام کا کوئی پیشوا ہو۔خلیفہ ہو۔حافظ ہو۔فقیہہ اعظم ہو۔چاہے وہ حاکم اور بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔وہ اپنے رسولؐ اور ان کی آل پاکؑ کی شان و منزلت یا کسی بھی امر کے متعلق کوئی غلط بات سنتا تو کیا اس شخص سے بھی شدید نفرت کرتے تھے۔جو انکےؑ خلاف بات بھی کرتے تھے۔جو اپنے امامؑ جنھیں اللہ نے مقرر کیا ہے۔انؑ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت جانتے تھے۔انؑ کی محبت میں اپنی جانیں قربان کردیتے تھے۔ان کی زیارت پر جانے کیلیئے ہاتھ پیر کٹوا دیا کرتے تھے۔جس درخت پر قتل ہونا ہے۔اس کے پودے کے حفاظت کرتے اور برابر پانی دیا کرتے تھے۔تاکہ جلد سے جلد یہ پودا درخت بن جائے اور میں اپنے مولاؑ کی محبت میں فنا ہوجاؤں۔

”امامؑ کا محبّ اور شیعہ“

۱۔ حضرت حجر بن عدی علیہ السلام

تاریخ ابوا لفدا میں تحریر ہے کہ :۔

معاویہ اوران کے عمال (تنخواہ دار) خطبہ جمعہ میں حضرت عثمان کو دعائیں دیتے تھے۔اور حضرت علیؑ پر سب وشتم (نعوذ باللہ۔تبراء) کرتے تھے۔چنانچہ جب مغیرہ کوفہ کے والی تھے۔وہ بھی معاویہ کے اس حکم کی تعمیل کیا کرتے تھے۔تو اس وقت حضرت حجر بن عدیؑ اپنے ساتھیوںؑ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے۔اوراس کی تردید کرتے۔مغیرہ حضرت حجر بن عدیؑ سے کچھ باز پرس نہ کرتا تھا۔مگر جب زیاد نے عامل کوفہ ہوکر برسرِ منبر حضرت عثمان کو دعائیں دیں اور حضرت علیؑ کو برا بھلا کہا۔تو حسب معمول حضرت حجرؑ نے حضرت علیؑ کی تعریف کی تو زیادہ غضبناک ہوا۔اوراس نے حجرؑ کوانؑ کے تیرہ ساتھیوںؑ کے ہمراہ پابجولاں (ہتھکڑیاں بیڑیاں ڈال) کر کے معاویہ کے پاس بھیج دیا۔انھوں نے سبؑ کو مقام عذراء پر قتل کرادیا۔

(فلسفہ ءآل محمدؐ۔صفحہ۔۱۴۷۔تاریخ ابوالفدا)

تبصرہ :۔

یہ وہ شیعہ تھے۔جن کے دل اپنے امامؑ کی محبت ومعرفت سے منور رہا کرتے تھے۔مگر آج شیعہ اپنے امام معصومؑ کی خود حد بنا رہا ہے۔کبھی کہتا ہے کہ امامؑ اذان کا جز نہیں۔کبھی کہتا ہے کہ تشہد میں انکیؑ گواہی سے نماز باطل ہوجاتی ہے یعنی آل محمدؐ کے فضائل اوران کیؑ عظمت و بلندی کی حد مقرر کر دی کہ۔امامؑ اذان ونماز کا جز (حصہ) نہیں بن سکتے۔یہ بات مانتا ہے کہ انکےؑ بغیر رسالت مکمل نہیں ہوتی ہے۔نہ دین مکمل ہوتا ہے۔مگر کسی اور کی باتوں میں آکر اپنے امامؑ معصوم کا احصاء کرنے لگ جاتا

ہے۔امامؑ کی برائی پر خاموش رہتا ہے۔اور اپنے پیشوا جسکی تقلید کرتا ہے۔اسکی برائی پر لڑنے مرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔آج یہ سب سے بڑا پیشوا انبیاء اور امام معصومؑ کو نعوذ باللہ گنہگار کہتا ہے۔ کاش آج عبداللہ بن عفیف ازدیؑ موجود ہوتے۔؟

۲۔حضرت عبداللہ بن عفیف ازدی علیہ السلام

تاریخ طبری میں ہے کہ :۔

''جب ابن زیاد قصر امارت میں آیا تو یہ ندا کی گئی کہ۔نماز تیار ہو اور لوگ بڑی تعداد میں مسجد میں جمع ہوئے۔ابن زیاد نے ممبر پر جا کر کہا کہ۔اس خدا کا شکر ہے جس نے حق کو ظاہر کیا اور امیرالمومنین یزید (لعنت اللہ)۔اور اس کی پارٹی کو فتح دی۔اور (معاذاللہ) کذاب ابن کذاب حسین بن علیؑ اور ان کے شیعوں کو قتل کیا۔ابن زیاد کی یہ تقریر سن کر عبداللہ ابن عفیف ازویؑ نے کہا۔اے مرجانہ کے بیٹے۔کذاب تو تیرا باپ۔اور کذاب وہ اور اس کا باپ۔جس نے تجھ کو یہاں کا حاکم بنایا ہے۔اے ابن مرجانہ تو انبیاءؑ کی اولاد کو قتل کرتا ہے۔اور بچوں کی سی باتیں بناتا ہے۔ابن زیاد نے غصہ میں آکر کہا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ لوگ عبداللہ ابن عفیفؑ کو پکڑ کر اس کے پاس لے گئے۔ ابن زیاد نے عبداللہ بن عفیفؑ کو قتل کر دیا اور حکم دیا کہ۔انؑ کو مسجد میں دار پر چڑھا دیں پس ایسا ہی کیا گیا۔ (اللہ انؑ پر رحمت فرمائے۔)''

(فلسفہء آل محمدؐ۔صفحہ۔۱۴۷۔۱۴۸۔تاریخ طبری۔تاریخ ابن کامل)

تبصرہ :۔

کہاں ہے حجر بن عدیؑ ۔کہاں ہے عبداللہ بن عفیف ایزدیؑ ۔کہاں ہے میثم تمارؑ ۔ قنبرؑ ۔ ابوذر غفاریؑ ۔سلمان محمدیؑ ۔کہاں ہے کربلا کے انصارؑ ۔آپؑ سب نے اپنے امام معصومؑ کے خاطر چند خون کے قطرے نہیں بلکہ اپنی زندگی۔اپنی اولاد اور مال قربان کر دیئے۔مگر آج کوئی محبِّ امامؑ انکی

ؑ محبت میں قمہ زنی کے ذریعے خون کا نذرانہ دیتا ہے۔تو آج شیعہ ہی اسے باطل اور حرام قرار دے رہے ہیں۔؟ اے شیعو ! امام ؑ سے کتنی محبت کرنا چاہیئے۔ہمارے امام زمانہ ؑ فرماتے ہیں :۔

کمال الدین میں شیخ صدوق نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے صاحب الامر ؑ امام زمانہ ؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ۔

اے فرزند رسول ؐ! قرآن میں کھیعص کے متعلق بتائے کہ ان حروف سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ علم غیب ہے۔(کربلا سے متعلق)

جناب زکریا ؑ نے جب واقعہ کربلا کی تفصیل سنی تو آپ تین دن اور تین رات مسلسل عبادت گاہ میں مصروف گریہ رہے۔نہ کچھ کھایا، نہ پیا، اور نہ کسی سے بات کی۔

پھر عرض کیا: بارالہا! مجھے بھی ایک فرزند عطا فرما جس سے میری آنکھیں روشن ہوں۔اور جب وہ فرزند مجھے عطا فرمائے تو مجھے اس کی محبت میں اس کا شیدا بنا دے۔اور مجھے بھی اس کی مظلومانہ شہادت کا ویسا ہی صدمہ پہنچا جیسے کہ تو اپنے حبیب محمد ؐ کو پہنچائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ صفحہ ۳۸۹ ۔ الدمتہ الساکبہ جلد ۲ صفحہ ۵۶ ۔قصص الانبیاء صفحہ ۶۹۶)

تبصرہ :

حضرت زکریا ؑ پر ہمارا سلام ہو۔وہ خدا سے دعا کر رہے ہیں کہ۔مجھے اولاد عطا کر۔اور اسکی محبت میرے دل میں شدید کر دے۔اور وہ فرزند بیدردی سے قتل ہو۔اور وہ دکھ اور تکلیف جو اللہ تعالیٰ کے حبیب ؐ کو پہنچی۔مجھ ؑ پر پہنچے۔مولا حسین ؑ کو پرسہ دینے کا حضرت زکریا ؑ نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ صرف پرسے میں خون بہانے کا نہیں کہہ رہے ہیں۔بلکہ غم ِ حسین ؑ میں اپنے پرسے کے طور پر اپنے بیٹے کی قربانی مانگ رہے ہیں۔کہ وہ اپنے بیٹے ؑ کو اپنے سامنے قتل ہوتا ہوا دیکھیں۔ اور مولا حسین ؑ کے غم کا ایسا شدید صدمہ مانگ رہے ہیں کہ۔جس کا بیٹا ظلم سے قتل ہو گیا ہو۔یہ انبیائے ؑ کرام کا عمل

ہے۔

عاشور کے دن جب مولا حسینؑ اپنے انصارؑ کے لاشوں پر جاتے تھے۔ تو ان کے انصارؑ ایک ہی بات کہتے تھے۔ کہ مولاؑ ہمیں دوبارہ زندگی دیجئے تاکہ آپؑ پر دوبارہ قربان ہو جائیں۔ اور مولوی کہتا ہے کہ جب میں جہاد کا فتویٰ دوں۔ تو تم اپنی جان قربان کر دو۔ مگر غمِ حسینؑ میں خون بہایا تو یہ حرام ہے۔

کاش اس مولوی کے ساتھ کربلا جیسا واقعہ رونما ہو۔ کسی صحرا میں یہ پورے خاندان کے ساتھ لاکھوں دشمنوں میں گھرا ہو۔ اسکا پورا خاندان بھوکا پیاسا اسکے سامنے قتل ہو جائے۔ اسکے جوان بیٹے کو لاکھوں افراد اسکے سامنے قتل کریں۔ اسکے بچوں اور اسکے بھائیوں اور انکے بچوں کی لاشوں کو اسکے سامنے پامال کریں۔ اسکی بہنوں اور بیٹیوں کے سامنے اسکا قتل ہو۔ ۹ لاکھ دشمن اسے چاروں طرف سے گھیر کر تلواروں۔ نیزوں۔ تیروں۔ پتھروں اور ہر اسلحے سے بیدردی سے قتل کر دیں۔ اسکا چھ مہینے کا بھوکا پیاسا بچہ اسکے ہاتھ پر قتل ہو۔ اسے پورے خاندان کی لاشیں اٹھانی پڑے۔ اسکے سامنے اسکے اپنوں کی لاشیں پامال ہوں۔ اسکی ماں بہنوں کے سروں سے اوباش اور بدمعاش لوگ چادریں اتار لیں۔ اور انکو قیدی بنا کر بازاروں میں پھرائیں۔ اسکی ماوٴں بہنوں اور بیٹیوں کا تماشہ لگائیں۔ یہ سارے ننگے سر کھڑے ہوں۔ اور چاروں طرف شرابی بیٹھے ہوں۔ اور انکا مزاق اڑایا جائے۔ اسکی چھوٹی ۴ سالہ بچی کو ایک فوجی سردار اپنے سخت ہاتھوں سے تھپڑیں مارے۔ ایک لمبے سفر میں اسی بیٹی کو کئی مرتبہ کوڑوں سے مارا جائے۔ اسکے سارے گھر کی عورتوں کو برہنہ سر بازاروں اور شاہراہوں پر پھرایا جائے۔ کوئی پتھر مارے۔ کوئی کچرا پھینکے۔ کوئی کھولتا ہوا پانی پھینکے۔ اسکی بیٹی کو کوئی کنیزی میں طلب کرے۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ ۔ پھر اس پیشوا سے پوچھا جائے۔ یہ سارے منظر تیرے سامنے ہوں اور تو شدت غم میں دیوار پر سر مار دے۔ اور خون نکل آئے۔ تو تیرا کیا فتویٰ ہے۔؟ اے مومن اگر تمہارے ساتھ یہ

واقعہ ہو تو تم کیا کرو گے۔؟ فتویٰ ڈھونڈو گے۔؟

اب میرا سوال شیعوں سے ہے۔؟

ایک طرف اللہ تعالیٰ۔اسکا حبیبؐ۔انبیّاء۔ائمہ معصومینؑ۔مخلوقات۔عزادار۔خون بہاتے ہیں۔ اور ایک طرف تمھارا مذہبی پیشوا اسے حرام کہتا ہے۔یہ عبات ہے یا حرام ہے۔؟ یہ تمھارے ایمان کا امتحان ہے۔اور آخری حجت ہے۔خود فیصلہ کریں۔مرنے کے بعد انہیںؑ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ؟

یہ سارے مولوی جنت کی لالچ اور جہنم کے خوف میں مومن کو مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ بس ہماری بات مانو۔ہماری تقلید کرو۔تم بری از ذمہ ہو جاؤ گے۔حالانکہ قرآن میں ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔سب اپنا جواب دیں گے۔اور عزادارانِ مولا حسینؑ کی جنت تو فقط مولا حسینؑ ہی ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا:

قیامت کے دن ہر آنکھ اشکبار ہوگی۔لیکن غم حسینؑ میں رونے والی آنکھ خوش ہوگی۔

قیامت کے دن ہر شخص اپنے حساب کے سلسلہ میں فکرمند ہوگا۔لیکن عزادار اپنے حساب سے مطمئن ہوں گے۔حتیٰ کہ جنت ان کی مشتاق ہوگی۔ملائکہ آ کر کہیں گے کہ جنت میں آئیں۔تو عزادار جواب دیں گے۔

ہماری جنت تو عزاداری حسینؑ تھی۔آج ہمیں اپنے مظلوم آقاؑ کی زیارت کا موقعہ ملا ہے اور تم جنت کا نام لے کر ہمیں مجلس شبیرؑ سے محروم کرتے ہو۔

(الدمعتہ الساکبہ۔جلد۲ ۔صفحہ ۳۴۵)

یہ امامؑ کے غم میں خون بہانے کے دلائل قرآن اور احادیث سے دیئے گئے ہیں۔یہ مستند اور

صحیح احادیث ہیں۔جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔اور جو انکے مصنف ہیں۔انکا تذکرہ کتاب قصص العلماء میں موجود ہے۔ان حوالوں کو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔آپ نے دیکھا۔مولا حسینؑ کے غم میں کون کون رویا اور کس کس نے خون بہایا۔؟

بی بی شام والی سرکارؑ ساری زندگی اپنے بھائی پر روتی رہی۔اور آخری وقت میں فرماتی ہیں۔

اے بھائی : تیرے رونے کا حق ادا نہیں کر سکی۔

مولا سجادؑ ۴۰ سال خون روتے رہے۔اور آخری وقت ہاتھ ملتے ہوئے فرماتے ہیں۔اے بابا حسینؑ : آپؑ پر رونے کا حق ادا نہیں کر سکا۔

۱۳۰۰ سال سے ہمارے امام زمانہؑ پانی کے بدلے خون رو رہے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔

یا جدالحسینؑ : آپؑ پر رونے کا حق ادا نہیں کر سکا۔

ہائے میرے مظلوم آقا مولا حسینؑ وہ کیسے مصائب آپؑ پر پڑے۔ہائے وہ کیسا ظلم ہوا کہ ۱۳۰۰ سال خون رونے کے بعد بھی آپؑ پر رونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔

ہائے کربلا ہائے شام

الا لعنت اللہ علی القوم الظالمین

ابد کا بادشاہ حسینؑ ازل کا شہنشاہ حسینؑ

سناں کی طورؑ پر بلند وہ حیؑ لا فنا حسینؑ

وہ ابتدا کی ابتدا وہ انتہا کی انتہا

شعور و فہم میں کہاں عقل کی حد سے ماورا

خدا کو ڈھونڈ نے چلا سبیل و راستہ حسینؑ

ملی جو نور کو ضیاء لیا جو اسکاؑ نام تھا
مدد خدا نبیؐ ولیؑ حسینؑ کا یہ کام تھا
شریک اسکیؑ ہے بہنؑ وہ بی بیؑ پاک یاحسینؑ

بقاء کی وہ حیات ہے خدائی جس کی ذات ہے
اسی کے دم سے دیں بچا بچی یہ کائنات ہے
احد صمد کے روپ میں ہے صفتِ کبریا حسینؑ

جو کچھ بھی تھا حسینؑ کا خدا پہ سب لٹا دیا
یہؑ عبد ہے خدا ہے وہ خدا نے بھی عطا کیا
خدائی دے کے یہ کہا ہوا نہ حق ادا حسینؑ

ابد کا بادشاہ حسینؑ ازل کا شہنشاہ حسینؑ
سناں کی طورُ پر بلند وہ حیُ لا فنا حسینؑ

صلوات بر محمدؐ وآل محمدؐ لعنت بر مقصرین

nasirbadami@hotmail.com